دِل کا سرور

از:

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر دام مجدہم

ناشر

مکتبہ صفدریہ

نزد مدرسہ نصرۃ العلوم ۰ گھنٹہ گھر ۰ گوجرانوالہ

Butt

قُلْ لَّا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا (قرآن کریم)

ترجمہ

فرما دیجئے! میں تمہارے ضرر اور نفع کا مالک نہیں ہوں۔

لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا (بخاری و مسلم)

ترجمہ: میں تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔

تحقیق مسئلہ "مختارِ کُل" الموسوم بہ

دِل کا سُرور

جس میں

قرآن کریم، صحیح احادیث، عقائدِ صحابہ کرامؓ اور جمہور سلف و خلف سے ثابت کیا گیا ہے کہ تکوینی اور تشریعی طور پر حاکم اور مختارِ کُل صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے کسی دوسرے کو نہ ذاتی طور پر اختیار حاصل ہے اور نہ عطائی طور پر۔ فریق مخالف نے جن آیات و احادیث سے استدلالات کئے ہیں نہایت تحقیق سے ان کے جوابات بھی عرض کر دیئے گئے ہیں۔

ابو الزاہد محمد سرفراز خان صفدر۔ گکھڑ منڈی

نام کتاب ——— دل کا سرور

تالیف ——— شیخ الحدیث حضرۃ مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر مدظلہ

طبع دوازدہم ۱۳ ——— اپریل ۱۹۹۹ء

تعداد ——— ایک ہزار

مطبع ——— فائن بکس پرنٹرز لاہور

قیمت ——— ۴۲ روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ صفدریہ نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

○ مکتبہ حلیمیہ جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی نمبر ۱۶ ○ مکتبہ امدادیہ ملتان

مکتبہ حقانیہ ملتان ○ مکتبہ مجیدیہ ملتان ○ مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار لاہور

مکتبہ سید احمد شہید لاہور ○ مکتبہ قاسمیہ لاہور ○ کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی

اسلامی کتب خانہ ایبٹ آباد ○ مکتبہ صدیقیہ حضرو اٹک ○ مکتبہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم

"اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا دینے والا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تقسیم کرنے والے ہیں، پس جو کچھ کسی کو اللہ تعالیٰ دیتا ہے وہ رسولِ کریم کی تقسیم سے ملتا ہے یہاں یعطی کا مفعول مذکور نہیں جس سے معلوم ہوا کہ وہ ہر چیز جس کا دینے والا خدا ہے، اس کی تقسیم کرنے والا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں"۔ انتہیٰ بلفظہٖ اور ایسا ہی مولوی محمد عمر صاحب نے مقیاسِ حنفیت ص۲۰۱ میں لکھا ہے۔

جواب اول :- فریق مخالف قرآنِ کریم کی کوئی آیت اس بات پر کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر چیز کے تقسیم کرنے والے ہیں پیش کرنے سے قطعاً ناسرا اور یقیناً عاجز ہے، تقسیم رزق وغیرہ پر ان کے پاس صرف یہی حدیث ہے جو صحیح اور ان کے خیال سے صریح الفاظ سے مروی ہے اور یہ مسئلہ اہل سنت اور جماعت کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ خبر واحد اگرچہ کیسی ہی صحیح کیوں نہ ہو اثبات عقیدہ کے لیے ناکافی ہے چنانچہ شرح مواقف ص۲۷ شرح فقہ اکبر ص۶ مسامرہ ج۲ ص۸ شرح عقائد ص۱۰۱ اور نووی شرح صحیح مسلم ج۱ ص۲۲ میں مذکور ہے۔

علامہ نووی فرماتے ہیں کہ جمہور مسلمانوں کا جن میں حضرات صحابہ کرام رضی، تابعین، محدثین، فقہاء اور اصحاب اصول داخل ہیں، اس بات پر اتفاق ہے کہ خبر واحد صحیح سے عمل تو ثابت ہو سکتا ہے لیکن علم (یعنی عقیدہ) ثابت نا

ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید میں پانچ نمازوں کی تاکید تھی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس صحابی کو صرف دو نمازوں کا حکم دیا اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بڑا وسیع اختیار تھا جو چاہتے فرمادیتے۔

جواب اوّل :- اس حدیث کی سند میں داؤدؒ بن ابی ہندؒ نامی راوی ہے جو اگرچہ بعض محدثین کے نزدیک ثقہ ہے، لیکن امام احمدؒ بن حنبلؒ فرماتے تھے کہ وہ کثیر الاضطراب اور کثیر الخلاف تھا یعنی دیگر رواۃ کی مخالفت کرتا تھا، اسانید اور متون دونوں میں (تہذیب ج۳ ص۲۰۴) اور حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں کہ ان کی حدیث کی سند میں اختلاف ہے (تہذیب ج۳ ص۲۹۹)

ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ اثبات عقیدہ کے لیے خبر واحد صحیح بھی ناکافی ہوتی ہے چہ جائیکہ جس حدیث کی سند میں کلام ہو اور ہو بھی وہ قرآن مجید کے مقابلہ میں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى — کہ تمام اور ساری نمازوں کی پابندی کرو اور خصوصاً عصر کی جو درمیانی نماز ہے

اس آیت میں تمام مسلمانوں کو ساری نمازوں کی پابندی کا حکم ہے تو اس کے مقابلہ میں خبر واحد کیونکر حجت ہو سکتی ہے؟ اور اس سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مختار کل ثابت کرنا قرآن مجید اور احادیث

ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید میں پانچ نمازوں کی تاکید تھی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس صحابی کو صرف دو نمازوں کا حکم دیا اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا بڑا وسیع اختیار تھا جو چاہتے فرما دیتے۔

جواب اوّل :- اس حدیث کی سند میں داؤدؒ بن ابی ہندؒ نامی راوی ہے جو اگرچہ بعض محدثین کے نزدیک ثقہ ہے، لیکن امام احمدؒ بن حنبلؒ فرماتے تھے کہ وہ کثیر الاضطراب اور کثیر الخلاف تھا یعنی دیگر رواۃ کی مخالفت کرتا تھا، اسانید اور متون دونوں میں (تہذیب ج۳ ص۲۰۴) اور حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں کہ ان کی حدیث کی سند میں اختلاف ہے (تہذیب ج۳ ص۲۹۹)

ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ اثبات عقیدہ کے لیے خبر واحد صحیح بھی ناکافی ہوتی ہے چہ جائیکہ جس حدیث کی سند میں کلام ہو اور ہو بھی وہ قرآن مجید کے مقابلہ میں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى کہ تمام اور ساری نمازوں کی پابندی کرو اور خصوصاً عصر کی جو درمیانی نماز ہے

اس آیت میں تمام مسلمانوں کو ساری نمازوں کی پابندی کا حکم ہے تو اس کے مقابلہ میں خبر واحد کیونکر حجت ہو سکتی ہے؟ اور اس سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مختار کل ثابت کرنا قرآن مجید اور احادیث